© rasailojaraid.com

مولانا نجیب اللہ طارق۔ فیصل آباد

سیاست دان بننے کا آسان نسخہ

سیاسی کالم لکھنا کوئی خاص دشوار کام نہیں اگر دشواری ہوگی تو قارئین کو ہوگی ویسے سیاست کرنا بھی کوئی مشکل کام نہیں بس اپنے مزاج میں بے شرمی اور ڈھیٹ پن پیدا کیجئے قول وفعل میں تضاد پیدا کریں تو آپ ایک مکمل کامیاب سیاستدان بن جائیں گے شاید یہ تو آپ نے سن رکھا ہوگا کہ سیاستدان جو کہتا ہے وہ کرتا نہیں اور جو کرتا ہے وہ کہتا نہیں۔ آجکل ملک عزیز میں گرمی کا زور زور ہے۔ چنانچہ اس کا اثر سیاست میں کافی گہرا ہو گیا اور اس کوچہ سیاست میں گرمی کے ساتھ ساتھ سرگرمی بھی آگئی ہے عوامی اتحاد از سر تو منظم ہو رہا ہے مختلف شہروں میں پی پی اور ان کے حواری خوب ریلیاں نکال رہے ہیں مگر اصلی ریلی تو باہر بیٹھ کر ائرکنڈیشنڈ ہالوں میں "ایمانداری کے حق میں اور کرپشن کے خلاف نہائت عالمانہ درس ارشاد فرما رہی ہیں" اور ان کے جیالے گرمی میں روڈ ماسٹر بن گئے ہیں۔

یا دش بخیر بابا اتحاد نصر اللہ' چٹھہ صاحب درمے سخنے بے نظیر کا ہاتھ بٹا رہے ہیں جبکہ ان کے شوہر جیل میں بھرپور زندگی گزار رہیں۔ لہذا اس مرتبہ میاں بیوی کو تخلیہ میں ملنے کی اجازت نہیں شائد یہ ممانعت وزارت داخلہ کی بجائے محکمہ خاندانی منصوبہ بندی نے لگائی ہو۔

دوسری طرف ملک و قوم کے خیر خواہ اور خوابوں کے بادشاہ جناب طاہر القادری صاحب تانگہ مارچ کر رہے ہیں۔ شائد ہارس ٹریڈنگ کا خاتمے کے بعد ہارس پاور شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں البتہ اگر گھوڑوں نے احتجاج کیا تو ہمارا ذمہ "اوش پوش"

لیکن قارئین آپ نے غور کیا اس ملک کے سیاستدانوں کو ملک و قوم کے ساتھ کس قدر عقیدت و محبت ہے۔

اس ملک کے مسلم افواج اور مسلم کشمیری نوجوان اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں اور لداخ اور کارگل کی برف پوش ندیاں جذبہ ایمانی سے سرشار نوجوانوں کے خون مقدس سے سیراب ہو رہی ہیں۔ جہادی تنظیمیں ملک کی شہ رگ کی حفاظت کے لئے اپنی رگ رگ کو کٹوا رہے ہیں لوگ خبروں میں کشمیر کی خبریں سن کر مجاہدین کے لئے سجدہ ریز ہو رہے ہیں۔

مگر کیا مجال کہ اس ملک کے سیاستدانوں میں کوئی ایک بھی اس محاذ پر جاکر مسلم افواج کی حوصلہ افزائی کرکے یا مجاہدین کے سنگ کندھے سے کندھا ملا کر اپنی پارٹی کے کارکن کو وہاں بھیجے۔

کیا کوئی سیاستدان سندھ کے سیلاب زدہ علاقوں میں گیا۔ کیا کسی سیاسی جماعت نے وہاں امدادی کیمپ لگایا۔

یقیناً اس کا جواب نفی میں ہوگا۔ تو سنیں اے ارباب سیاست و افراد اب پاکستان کے عوام باشعور ہو چکے ہیں اب ایسے سیاستدانوں کے لئے اس ملک میں کوئی جگہ نہیں جو سیاست صرف اپنے ذاتی مفادات کے لئے کرتے ہیں انہیں نہ عوام سے ہمدردی ہے نہ ملک کے خیر خواہ لہذا اب ہمیں ایسے سیاستدانوں کی اور حکمرانوں کی ضرورت ہے۔ جن کے دلوں میں عوام کے لئے ہمدردی ہو عوام کے لئے سوچتے ہوں اور انکے دکھوں اور دردوں میں شریک ہوتے ہوں۔

> ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے۔ کہا! رسول اللہ نے فرمایا' "اے عبداللہ بن قیس! کیا میں بہشت کے خزانوں میں سے ایک کی راہ تجھے دکھاؤں' جو یہ ہے' برائی سے منہ موڑنا۔ اور نیکی پر زور سوائے اللہ کی مدد کے (ممکن) نہیں ہے

© rasailojaraid.com